سے رخصت ہو گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔
وہ اپنی عظیم شخصیت کے ابدی نقوش چھوڑ گئے لیکن ہم ایک عظیم سائے سے محروم ہو گئے۔
بس خدا سے دعا ہے، خدا ہمیں، سب کو صبر دے، ان کا مقام بلند کرے۔

## نمونۂ سلفِ صالحین تھا، نہ رہا

جناب مولانا محمد عثمان صاحب ساحر مبارکپوری، مدرس منبع العلوم خیرآباد، اعظم گڈھ

نمونۂ سلفِ صالحین تھا نہ رہا — امینِ رازِ کتابِ مبین تھا نہ رہا
خبیرِ رمزِ حدیثِ رسول اصلِ اصول — دلیلِ راہِ سلوک و یقین تھا نہ رہا
فقیہِ عصر مثال و نظیر کا مرجع — وہ جزئیات کا بابِ حسین تھا نہ رہا
معاشرت کے نشیب و فراز کا واقف — مشاورت کا قدیمی امین تھا نہ رہا
فلاحِ قوم کا دلدادہ، چارہ سازِ وطن — ادا شناسِ دلِ مسلمین تھا نہ رہا
وہ پختہ کار، وہ علم و عمل کا مجموعہ — مکانِ صدق و صفا کا مکین تھا نہ رہا
وقارِ گوشہ نشیناں آسماں پیما — چراغِ خانقہِ عارفین تھا نہ رہا
جمالِ مسندِ تدریس، مرکزِ افتا — زبانِ قوم، سفیرِ امین تھا نہ رہا
سہیمِ رزمِ وطن، افتخارِ بزمِ سخن — نقیبِ ملت و برہانِ دین تھا نہ رہا
سیاسیات میں الجھے ہوئے مسائل کا — بطورِ خاص مشیر و معین تھا نہ رہا
امیرِ قافلۂ علم، خادمِ علمار — رہینِ حلقۂ عقدِ ثمین تھا نہ رہا

وہ غم زدوں کا بہی خواہ و معتمد ساحر
ستم رسیدوں کا حصنِ حصین تھا نہ رہا

# مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ کی رحلت

ازاظہر صدیقی برُہان آفس دہلی

کل ہند مسلم مجلس مشاورت کے صدر، جنگِ آزادیٔ ہند کے عظیم و محترم مجاہد باوقار قومی وملی رہنما، حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی ۱۲ مئی کو بعد ظہر دو سال کی علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ آپ کی نماز جنازہ دوسرے دن صبح ۸ بجے دہلی کی تاریخی جامع مسجد میں مولانا عبداللہ بخاری شاہی امام نے پڑھائی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے۔ آپ کے انتقال کی خبر سے پوری دہلی اور پورے ملک میں رنج وغم کی گھٹا چھا گئی۔

جامع مسجد اور آس پاس کے علاقہ کے تمام بازار بند ہو گئے۔ اور آپ کی رہائش گاہ پر لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔

ہندوستان کے مختلف شہروں سے مفتی صاحب کے انتقال پر ملال پر تعزیتی جلسوں کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ وزیرِ اعظم ہند مسز اندرا گاندھی نے آپ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو بلند پایہ عالم دین، سرکردہ مجاہد آزادی اور عظیم محبِّ وطن قرار دیا ہے۔

مولانا مفتی عتیق الرحمان عثمانی ہندوستان کے ممتاز صاحب بصیرت

دردمند عالم دین اور عظیم مسلم رہنما تھے۔ آپ ۱۹۰۱ء میں دیو بند کے ایک مشہور علمی خاندان کے بزرگ مولانا مفتی عزیز الرحمان صاحب عثمانی کے یہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سے آخر تک دارالعلوم دیو بند کے جیّد اساتذۂ کرام سے حاصل کی۔ اور امتیازی حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔ فراغت کے بعد آپ کو اکابر دارالعلوم نے افتاء وتدریس کی خدمات سپرد فرمائیں۔ جس کو آپ نے نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دیا۔

کچھ عرصہ بعد آپ ڈابھیل تشریف لے گئے۔ اور وہاں جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں مفتی و مدرس کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اسی زمانہ میں گاندھی جی کی مشہور نمک تحریک کا آغاز ہوا۔ اور انگریز گورنمنٹ نے ان لوگوں کی جائیدادوں کو ضبط کرنا شروع کر دیا۔ جو اس تحریک میں حصّہ لے رہے تھے۔ آپ نے یہ فتویٰ صادر کیا کہ ان جائیدادوں کو خریدنا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ اس فتویٰ سے جہاں تحریک میں جان پڑی وہاں گورنمنٹ بوکھلا گئی۔ اور اس نے مفتی صاحب کے خلاف وارنٹ جاری کر دیا اور آپ کو ملازمت ترک کرنی پڑی۔

آپ نے تحریک آزادیِ وطن میں سرفروشانہ حصّہ لیا اور اپنی پرجوش اور دلولہ انگیز تقریروں سے لوگوں کے دلوں میں آزادی کے جذبوں کی چنگاریاں روشن کیں۔

مفتی صاحب نے تقریباً پچاس سال تک سرگرمی، جانفشانی، بصیرت اور اخلاص کے ساتھ ملّی خدمات سرانجام دیں۔ جمعیۃ علمائے ہند کے صفِ اول کے راہنماؤں میں شمار کیے جاتے تھے۔ جمعیۃ علمائے ہند کے علاوہ تمام مسلم تنظیموں اور بے شمار تعلیمی وسماجی اداروں میں آپ کی صلاحیتوں، اصابت رائے اور دانشمندانہ مشوروں کا اعتراف کیا جاتا تھا۔ اور آپ کی راہ نمائی سے فائدہ اٹھایا جاتا تھا۔ کل ہند مسلم مجلس مشاورت اور آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے لیے تو